از عدالت اعظمیٰ

میسرس مدن موہن دمما مال لمیٹڈ و دیگر

بمقابلہ

ریاست مغربی بنگال و دیگر

(جعفر امام، اے۔ کے۔ سرکار اور راگھو بار دیال، جسٹسز)

کھانے میں ملاوٹ ۔فروخت کیلئے ملاوٹ والے تیل کو ذخیرہ کرنا۔ مفروضہ، تردید۔کلکتہ میونسپل ایکٹ، 1951 (ڈبلیو۔ بی۔XXXIII آف 1951)، دفعہ 462۔

پہلے اپیل کنندہ نمبر 1 نے فیروز آباد، یو۔ پی سے ٹینک ویگن میں سرسوں کے تیل کی ایک کھیپ کلکتہ بھیجی جہاں اس نے ریلوے حکام سے ویگن کی ڈیلیوری لی۔فوڈ انسپکٹر نے ویگن سے تیل کے نمونے لیے جس کے تجزیے میں ملاوٹ پائی گئی۔اپیل گزاروں پر کلکتہ میونسپل ایکٹ 1951 کی دفعہ 462 کے تحت فروخت کے لیے ملاوٹ شدہ سرسوں کا تیل ذخیرہ کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ دفعہ 462 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت یہ مفروضہ کہ سرسوں کا تیل فروخت کے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا، یو پی آئل ملرز ایسوسی ایشن اور ڈپٹی کمشنر آف پولیس کے درمیان کچھ انتظامات اور اپیل گزاروں کی طرف سے ایسوسی ایشن کو لکھے گئے ایک خط کے پیش نظر مسترد کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ایک نمونہ لیا جا سکتا ہے اور اس کی جانچ کی جا سکتی ہے تا کہ اپیل گزار" تیل کی ڈیلیوری تب ہی لے سکیں جب وہ تجزیہ پر خالص پایا جائے۔"

مانا کہ یہ اس مفروضے کی تردید کرنے کے لیے کافی نہیں تھا کہ تیل فروخت کے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا۔خط میں یہ نہیں کہا گیا تھا کہ تیل فروخت نہیں کیا جائے گا؛ یہ نہیں بتایا

گیا تھا کہ اگر تیل ناصاف پایا گیا تو کیا کیا جائے گا۔ایسوسی ایشن اور کارپوریشن کے درمیان کوئی انتظام نہیں تھا جو کارروائی کرنے کا واحد اختیار تھا۔انتظام اور خط پتہ لگانے کو مشکل بنانے کا ایک آلہ تھا۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 118 آف 1959

میونسپل مجسٹریٹ، کلکتہ کی دوسری عدالت کے 16 جنوری 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1956 کی فوجداری اپیل نمبر 101 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 2 جولائی 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، 1955 کے کیس نمبر 208B میں۔

سی۔ بی۔ اگروالا، بی۔ بی۔ توکلے اور بی۔ پی۔ مہیشوری، اپیل گزار کی طرف سے۔

پی۔ کے بوس کیلئے نالن چندرا بینر جی، سنیل کے۔ باسو، ایس۔ این۔ مکھرجی مدعاعلیہ نمبر 2 کیلئے۔

24 نومبر 1960۔عدالت کے فیصلے کیلئے ذریعے دیا گیا۔

جسٹس راگھوبر دیال_ یہ کلکتہ ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے جس میں اپیل گزار میسرس مدن موہن دممال لمیٹڈ اور اس کے منیجر اوم پروکاش منگلک کو کلکتہ میونسپل ایکٹ 1951 (ڈبلیو۔بی۔XXXIII آف 1951) کی دفعہ 462 کے تحت سزا سنائی گئی ہے۔

اس اپیل کی طرف لے جانے والے حقائق یہ ہیں کہ میسرس مدھن موہن دممال لمیٹڈ (جسے اس کے بعد اپیل نمبر 1 کہا جاتا ہے) نے سرسوں کے تیل کی ایک کھیپ، جس کا وزن تقریبا 499 مونڈ تھا، فیروز آباد، مینوفیکچرنگ کی جگہ، کلکتہ سے 25 دسمبر 1954 کو ٹینک ویگن نمبر 75612 میں اپنے پاس بھیجی تھی۔ یہ ویگن تقریباً 8:45 بجے صبح، 3 جنوری 1955 کو کلکتہ میں پتھریا گھاٹ سائڈنگ پر رکھی گئی تھی۔کلکتہ کارپوریشن کے فوڈ انسپکٹر ڈاکٹر نتیانند باگوی کچھ پولیس افسران کے ساتھ اس سائڈنگ پر گئے اور اس ویگن میں موجود سرسوں کے تیل کے تین نمونے لیے، اپیلنٹ نمبر 2 اوم پروکاش منگلک کے ساتھ انتظام کرنے کے بعد، جو ویگن کے قریب پایا گیا تھا، آٹھ اینوں کے لیے 12 اونس

تیل کی خریداری۔اس نے تیل کا نمونہ تین فیالوں میں لیا۔انہیں مناسب طریقے سے بند کر دیا گیا تھا۔ان میں سے ایک اپیل نمبر 2 کو دیا گیا تھا۔باقی دونوں کو ڈاکٹر باگوی نے رکھا ہوا تھا۔انہوں نے ان میں سے ایک کو اسی دن جانچ کے لیے پبلک اینالسٹ کے پاس بھیجا۔عوامی تجزیہ کار اشیت رنجن سین نے 3 جنوری 1955 کو اس فل میں موجود تیل کا جائزہ لیا،لیکن اس کی پاکیزگی کے بارے میں کوئی مثبت رائے نہیں مل سکی۔تاہم ڈاکٹر باگوی نے اس شام ٹینک ویگن کو ضبط کر لیا،اسے کارپوریشن کی مہر سے سیل کر دیا اور اسے اپیل نمبر 2 کی تحویل میں چھوڑ دیا۔6 جنوری 1955 کو ٹینک میں موجود تیل کو اپیل گزاروں کے گودام میں لے جانے کی اجازت دی گئی۔اس کے بعد گودام کے تالے کو کارپوریشن کی مہر سے سیل کر دیا گیا۔مسٹر سین نے 4 جنوری 1955 کو اطلاع دی کہ تیل میں ملاوٹ کی گئی تھی۔انہوں نے 24 جنوری 1955 کو امتحان کے نتائج کے بارے میں ایک تفصیلی رپورٹ بھیجی۔سرسوں کے تیل میں ملاوٹ کی اطلاع موصول ہونے پر،ڈاکٹر باگوی نے 4 فروری 1955 کو اپیل گزاروں کے خلاف،سرسوں کے تیل کی فروخت اور اسے فروخت کے لیے رکھنے کے حوالے سے شکایت درج کرائی،جس کا ایک نمونہ تجزیہ پر سرسوں کا تیل پایا گیا جس میں مونگ پھلی کے تیل میں ملاوٹ کی گئی تھی۔

مقدمے کی سماعت کے دوران،ٹرائل کورٹ نے اپیل گزاروں کی جانب سے ایک درخواست پر،کارپوریشن کے ہیلتھ آفیسر کی تحویل میں تیل کے تیسرے نمونے کو تجزیہ اور رپورٹ کے لیے ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز،حکومت مغربی بنگال کو بھیجنے کا حکم دیا۔دلال چندر ڈے نے اس نمونے کا تجزیہ کیا،عدالت کے گواہ نمبر 1 اور مونگ پھلی کے تیل میں ملاوٹ پایا گیا۔تاہم تجزیہ کار کی رپورٹ ڈاکٹر ایس کے چٹرجی، ڈی ڈبلیو 2، ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز،حکومت مغربی بنگال کے دستخط کے تحت عدالت کو بھیجی گئی تھی۔

ایسا لگتا ہے کہ اپیل گزاروں نے اپنے قبضے میں موجود تیل کا نمونہ تیل کے ماہر اوم پرکاش کو یو پی حکومت کو بھیجا تھا،جس نے 27 جولائی 1955 کو اطلاع دی تھی کہ یہ نمونہ سرسوں کے تیل کے لیے ایگمارک تفصیلات کے مطابق ہے اور اسے تل،مونگ پھلی اور السی کے تیل جیسے ملاوٹ سے پاک سمجھا جاتا ہے۔تاہم یہ رپورٹ ثابت نہیں ہوئی ہے۔ڈپٹی کمشنر آف پولیس، انفورسمنٹ برانچ،کلکتہ نے 10 جنوری 1955 کو سرسوں

کے تیل کا نمونہ پبلک اینالسٹ، فوڈ اینڈ واٹر، مغربی بنگال پبلک ہیلتھ لیبارٹری کو بھیجا۔ سری ایس این مترا، ڈی ڈبلیو 7 نے اس نمونے کی جانچ کی اور اس کی وضاحتی قیمت 173.3 اور آیوڈین کی قیمت 105 ہونے کی بنیاد پر بتایا کہ نمونہ حقیقی سرسوں کے تیل کے معیار کے قریب ہے۔ یہ رپورٹ یہ ثابت نہیں کرتی کہ نمونہ خالص تھا

سرسوں کا تیل۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس کے وضاحت کے سوال پر سری مترا کا جواب اس بات کو بہت واضح کرتا ہے۔ یہ ہے:

''لیکن، جب تک کہ غیر ملکی تیل کی موجودگی کا حتمی ثبوت حاصل نہ کیا جائے، جس کی تصدیق بعض صورتوں میں معمول کے تیل کے مواد کے اعداد وشمار سے ہوتی ہے، نمونے کو ملاوٹ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ موجودہ معاملے میں سرسوں کے تیل کے نمونے کی پہلے ہی مکمل جانچ کی جا چکی ہے اور اسے 'معیارات کے قریب' کے طور پر تصدیق شدہ کیا گیا ہے لیکن اتنا حقیقی نہیں ہے۔ اظہار کا قانونی اثر یہ ہے کہ نمونے میں شک کا فائدہ ہوگا۔ " مزید برآں، ریکارڈ پر یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی اچھا ثبوت نہیں ہے کہ سری مترا کو بھیجا گیا نمونہ اپیل گزاروں کے ٹینک ویگن کا نمونہ تھا۔

ڈاکٹر باگوئی پولیس والوں کے تیل کا نمونہ لینے کے بارے میں گواہی نہیں دیتے۔ اس سے پولیس کے تیل کا کوئی نمونہ لینے کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ تجزیہ کرنے اور یہ معلوم کرنے کے لیے کہ سرسوں کا تیل خالص تھا یا نہیں، پولیس کے تیل کا نمونہ لینے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے ڈاکٹر باگوی کے پاس ان کے کراس جانچ کے دوران جو مقدمہ رکھا گیا، وہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے خود سرسوں کے تیل کے چار نمونے لیے تھے اور ان نمونوں میں سے ایک نمونے انفورسمنٹ برانچ کو بھیجے گئے تھے۔ ڈاکٹر باگوی نے اس بات سے انکار کیا کہ اس نے سرسوں کے تیل کے چار نمونے لیے تھے، اس کے بیان کی مکمل تصدیق کلکتہ انفورسمنٹ برانچ، محکمہ پولیس کے سب انسپکٹر کالی داس گنگولی کے بیان سے ہوتی ہے، جو اس موقع پر ڈاکٹر باگوی کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ کارپوریشن فوڈ انسپکٹر نے تین نمونے لیے اور پولیس نے ایک نمونہ لیا کارپوریشن مہر جسے سیل کر دیا گیا تھا۔ ہم مطمئن نہیں ہیں کہ پولیس نے اصل میں تیل کا ایک نمونہ لیا اور اسے کارپوریشن کی مہر سے سیل کر دیا جیسا کہ کالی داس گنگولی نے

بیان کیا تھا۔

ذیلی عدالتوں نے اس ثبوت پر پایا کہ اپیل کنندگان کے ٹینک ویگن میں موجود سرسوں کے تیل میں مونگ پھلی کے تیل کی ملاوٹ کی گئی تھی، کہ اپیل کنندگان کے پاس اس تیل کا قبضہ تھا اور انہوں نے اس تیل کو فروخت کے لیے ذخیرہ کیا تھا۔

ایکٹ کی دفعہ 462 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت پیدا ہونے والا مفروضہ، اور جسے اپیل گزاروں کی جانب سے دوبارہ پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں کے ماہر وکیل نے ان نتائج کی درستگی پر سوال اٹھایا ہے۔

ہم نے کیمسٹوں کی طرف سے سرسوں کے تیل کے نمونوں کے تجزیے کے سلسلے میں شواہد پر غور کیا ہے۔ اشیت رنجن سین، پی ڈبلیو 2، عوامی تجزیہ کار، جس نے 3-4 جنوری 1955 کو ڈاکٹر بگوئی کے بھیجے گئے پہلے نمونے کی جانچ کی، اس میں ملاوٹ پایا گیا، ڈیٹا کی بنیاد پر کہ 40 ڈگری سینٹی گریڈ پر بی آر انڈیکس 60.4 تھا اور مونگ پھلی کے تیل کے لیے بیلیئر کا ٹیسٹ تھا۔ مثبت کیونکہ اس نے 28 ڈگری سینٹی گریڈ پر ٹربائڈیٹی دی۔ عدلات عدالت گواہ نمبر 1 کی طرف سے بھیجے گئے نمونے کا تجزیہ کرنے والے دلال چندڈے نے بھی اسے ملاوٹ پایا، اس کی تفصیلات کی قیمت 175.5، آیوڈین کی قیمت 106.8 اور 27 ڈگری سینٹی گریڈ پر ٹربائڈیٹی کی ظاہری شکل حاصل کرنے کی بنیاد پر اسے السی کے تیل کی تھوڑی مقدار کی موجودگی کا اشارہ بھی ملا۔ ان اعداد و شمار پر ان کی رائے کی درستگی کو سری مترا، ڈی ڈبلیو 7 نے تسلیم کیا ہے۔ ان حالات میں، ذیلی عدالتوں کا یہ نتیجہ درست ہے کہ اپیل کنندگان کے ٹینک ویگن میں سرسوں کے تیل میں ملاوٹ کی گئی تھی۔ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ انفورسمنٹ برانچ کے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے سری مترا کو بھیجے گئے سرسوں کے تیل کے نمونے میں اس ٹینک ویگن سے سرسوں کا تیل موجود تھا۔ اس نمونے کی نوعیت کے بارے میں سری مترا کی رائے سری سین اور سری ڈے کی رائے کے خلاف نہیں ہے کہ ان کے ذریعے تجزیہ کردہ سرسوں کے تیل میں مونگ پھلی کے تیل میں ملاوٹ کی گئی تھی۔

اپیل گزاروں کے لیے دوسری دلیل یہ ہے کہ جب ڈاکٹر باگوی نے سرسوں کے تیل کا نمونہ لیا تھا تو ان کے پاس تیل نہیں تھا اور اس لیے قانون کی دفعہ 462 کی ذیلی

دفعہ (4) کے تحت ان کے خلاف یہ دعوی کرنے کے لیے کوئی مفروضہ نہیں اٹھایا جا سکتا کہ تیل فروخت کے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا۔ اپیل کے تحت ہائی کورٹ کے فیصلے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے سامنے سماعت میں یہ متنازعہ نہیں تھا کہ اپیل گزاروں کے پاس سرسوں کا تیل تھا جس کا نمونہ لیا گیا تھا۔ ریکارڈ پر موجود شواہد پر ہماری رائے ہے کہ ان کے پاس سرسوں کا تیل تھا۔ تیل کی کھیپ مینوفیکچرنگ فرم کی طرف سے تھی، اپیل نمبر 1 خود کلکتہ میں۔ اس کے مینیجر، اپیلنٹ نمبر 2 نے ریلوے حکام سے 3 جنوری 1955 کو ویگن کی ڈیلیوری لی۔ اس اثر کا کوئی براہ راست ثبوت نہیں ہے کہ اس طرح کی ترسیل ڈاکٹر باگوی کے سرسوں کے تیل کا نمونہ لینے سے پہلے کی گئی تھی۔ لیکن حالات، ہماری رائے میں، حتمی طور پر اس اپیل کنندہ نمبر 2 کو ثابت کرتے ہیں کہ ڈاکٹر باگوئی کے دورے سے پہلے ویگن کی ڈیلیوری لی تھی اور ویگن سے تیل کے نمونے لیے تھے۔ اگر اپیل کنندہ نمبر 2 نے ریلوے حکام سے ویگن کی ڈیلیوری نہیں لی ہوتی تو اس سے تیل کے نمونے لینے کے مقصد سے ویگن کھولنے کی توقع نہیں کی جاتی اور نہ ہی کیا جا سکتا تھا۔ ریلوے حکام نے خود یہ دیکھا ہوگا کہ کوئی بھی اس کے چارج میں ویگن کے مواد سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے۔ لہٰذا اپیل کنندہ نمبر 2 نے ڈاکٹر باگوی کے دورے سے پہلے ویگن کے لیے مال برداری کی ادائیگی کی ہوگی اور اس طرح ویگن کی ڈیلیوری حاصل کی ہوگی۔ اس کے بعد اسے ویگن پر قابو مل گیا اور وہ اس پوزیشن میں تھا کہ وہ اس سے تیل نکال سکتا تھا یا کسی اور کو تیل نکالنے کی اجازت دے سکتا تھا۔ اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ اپیل گزاروں کے پاس ٹینک ویگن میں تیل تھا جب ڈاکٹر باگوئی نے اس سے تیل کے نمونے لیے۔

تاہم، اپیل گزاروں کے لیے بنیادی دلیل یہ ہے کہ یہ مفروضہ کہ سرسوں کا تیل ایکٹ کی دفعہ 462 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت اپیل گزاروں کے ذریعے فروخت کے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا، قابل تردید ہے اور یو پی آئل ملز ایسوسی ایشن اور ڈپٹی کمشنر آف پولیس، انفورسمنٹ برانچ کے درمیان کچھ انتظامات اور 3 جنوری 1955 کو ایسوسی ایشن کے سکریٹری (نمائش آر) کو اپیل گزاروں کے خط کے پیش نظر مکمل طور پر اس کی تردید کی گئی ہے۔ ہم نے ان مختلف دستاویزات پر غور کیا ہے جن کا حوالہ ایسوسی ایشن اور ڈپٹی کمشنر، انفورسمنٹ برانچ کے درمیان انتظامات کی حمایت میں دیا گیا ہے، لیکن اس میں ایسی کوئی

چیز نہیں ملتی ہے جو اپیل کنندگان کو تیل فروخت کرنے سے قانونی طور پر روک سکے چاہے وہ ملاوٹ پایا جائے۔ یو۔ پی۔ آئل ملرز ایسوسی ایشن کے اجلاس کی کارروائی 9 جون 1954 کو ہوئی، جس میں ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر نے شرکت کی۔ انفورسمنٹ برانچ سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ڈپٹی کمشنر کی یہ تجویز کہ ایسوسی ایشن کے تمام ممبران اپنی متعلقہ ملوں کو لکھیں کہ تیل کی تمام مقدار جو درآمد کی جائے گی اسے پہلے پاس کیا جائے اور پھر ڈیلیوری کی جائے، مکمل طور پر قبول نہیں کیا گیا، اراکین نے صرف یہ کہتے ہوئے کہ وہ ہمیشہ اور ہمیشہ خالص سرسوں کا تیل درآمد کرتے ہیں۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا کہ تیل کے نمونے اگلی صبح یعنی 10 جون 1954 سے لیے جائیں۔ تاہم ہم دیکھتے ہیں کہ نومبر 1954 میں یو پی آئل ملرز ایسوسی ایشن نے اپیل کنندہ نمبر 1 کو لکھا تھا کہ ڈپٹی کمشنر آف پولیس، انفورسمنٹ برانچ کے فیصلے کے مطابق، نمونے لینے اور جانچ کرنے کی ہر درخواست کے ساتھ کیمسٹ یا منیجر یا ملز کے مالک کے دستخط شدہ سرٹیفکیٹ ہونا چاہیے جس کے مطابق ٹینک ویگن میں سرسوں کا تیل خالص سرسوں کا تیل تھا جو ارجیمونی، السی یا کسی اور ملاوٹ سے پاک تھا، اور یہ کہ فروری 1955 اور اپریل 1955 میں، ڈپٹی کمشنر آف پولیس، انفورسمنٹ برانچ کو یو پی آئل ملرز ایسوسی ایشن کو یاد دلانا پڑا کہ اسے اپنے تمام ممبروں کو مشورہ دینا چاہیے کہ جب بھی وہ بنگال سے باہر سے سرسوں کا تیل داخل کریں گے، تو وہ دیکھیں گے کہ ریلوے رسیدوں کے ساتھ فیکٹری کے کیمسٹ کی طرف سے جانچ کا واضح سرٹیفکیٹ ہو جس نے اس کی جانچ کی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر آف پولیس، انفورسمنٹ برانچ کی طرف سے اس طرح کی ہدایات کا کوئی بڑا اثر نہیں ہوا، کیونکہ اپیل گزاروں کو موصول ہونے والی تیل کی کھیپ اس طرح کے کسی سرٹیفکیٹ کے بغیر تھی۔ اپیلینٹس مل کے کیمسٹ ڈی ڈبلیو 1 مہندر کمار گپتا نے تاہم بیان دیا کہ اس نے اس ویگن میں بھیجے گئے تیل کا نمونہ لیا تھا اور اسے حقیقی سرسوں کا تیل پایا تھا، جو کسی بھی ملاوٹ سے پاک تھا۔ بھیجے گئے سرسوں کے تیل کی پاکیزگی کے بارے میں ایسا کوئی سرٹیفکیٹ ثابت نہیں ہوتا ہے

اس کے ساتھ ریل وے کی رسید بھی تھی اور اسے ڈاکٹر باگوی، یا اس وقت ان کے ساتھ آنے والے پولیس افسران کو دکھایا یا پیش کیا گیا تھا۔ خط نمائش آر اپیل کنندہ نمبر کی

جانب سے بھیجا گیا تھا۔ 31 جنوری 1955 کو صبح 10 بجے یو پی آئل ملرز ایسوسی ایشن کے سیکرٹری کو۔ خط میں لکھا ہے:

براہ کرم متعلقہ حکام کے ذریعے نمونے اور جانچ کا انتظام کریں، تاکہ ہم تیل کی ڈیلیوری صرف اس صورت میں لے سکیں جب یہ تجزیہ پر خالص پایا جائے۔" اس طرح کا کوئی بھی بیان شاید ہی اس مفروضے کی تردید کرنے کے لیے کافی ہو کہ وہ تیل جس پر اپیل کنندہ نمبر۔1 کلکتہ میں خود کو فروخت کے لیے محفوظ کیا گیا تھا۔ خط میں خود یہ نہیں کہا گیا ہے کہ تیل فروخت نہیں کیا جائے گا۔ یہ صرف اتنا کہتا ہے کہ وہ تیل کی ترسیل صرف اس صورت میں لے سکتے ہیں جب یہ تجزیہ پر خالص پایا جائے۔ اگر تیل ناپاک پایا گیا تو اس کا کیا کیا جائے گا، یہ نہیں بتایا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کا کارپوریشن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں تھا جس کے پاس ملاوٹ والے سرسوں کے تیل کے حوالے سے کارروائی کرنے کا واحد اختیار تھا۔ پولیس کی انفورسمنٹ برانچ کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان حالات میں، پولیس کی انفورسمنٹ برانچ کے ساتھ تمام نام نہاد انتظامات اور اس کے نتیجے میں آنے والے خطوط، جیسے کہ خط نمائش آر، مناسب حکام کے لیے چیزوں کو مشکل بنانے کے لیے ایک لطیف آلہ معلوم ہوتا ہے جو یہ دیکھنے کے لیے ذمہ دار ہیں کہ سرسوں کا تیل فروخت کے لیے موزوں خالص ہو۔ اس معاملے میں ہی یہ واضح ہے کہ کس طرح اس قسم کے انتظام نے اپیل گزاروں کے ٹینک ویگن سے سرسوں کے تیل کے مبینہ چوتھے نمونے اور اس کی پاکیزگی کے بارے میں غیر پابند رپورٹ کے وجود میں آنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

لہٰذا ہماری رائے ہے کہ یہ خط نمائش آر، یا وہ انتظام جس کی وجہ سے اس طرح کی بات چیت ہوئی، یہ ثابت نہیں کرتا ہے کہ ویگن میں سرسوں کا تیل جسے بصورت دیگر اپیل گزاروں کے ذریعہ فروخت کے لیے ذخیرہ کیا جائے گا، فروخت کے لیے ذخیرہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 462 کے تحت اپیل گزاروں کی جرم کی سزا درست ہے۔ اس لیے اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and
integrity of this document